عشر نکالنے کے بعد فصل کو بیچنے سے ملنے والی رقم پر زکوٰۃ کا حکم

ریفرنس نمبر:pin6700 تاریخ:18-03-2021

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس مسئلے کے بارے میں کہ ہم نے اپنی زمین پہ گندم کی فصل اُگائی تھی اور اس پہ عشر بھی ادا کر دیا تھا، عشر ادا کرنے کے بعد بقیہ گندم بیچ کر رقم محفوظ کرلی، تو سوال یہ ہے کہ اس رقم پر بھی زکوۃ فرض ہو گی یا نہیں؟ اگر فرض ہو گی، تو صاحبِ نصاب شخص اسے پہلے والے نصاب میں شامل کرے گا یا پھر اس کے لیے الگ سے سال گزرنا شرط ہو گا؟ کیونکہ میں پہلے سے صاحبِ نصاب ہوں، میری کریانہ کی دکان ہے، جس میں کم و بیش پانچ لاکھ کا مالِ تجارت ہو گا اور میری زکوۃ کا سال 25 شعبان کو پورا ہوتا ہے، تو اس اعتبار سے کیا گندم والی رقم پہلے والے نصاب میں شامل کریں گے یا پھر زکوۃ فرض ہونے کے لیے اس پر الگ سے سال گزرنا شرط ہو گا؟ گندم بیچے ہوئے چھ ماہ گزرے ہیں۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق و الصواب

پوچھی گئی صورت میں عشر ادا کرنے کے بعد فصل کو بیچنے پر ملنے والی رقم مالِ زکوۃ میں شمار کی جائے گی اور اس پر بھی زکوۃ فرض ہو گی، پھر جب یہ مالِ زکوۃ ہے، تو آپ کے پہلے سے صاحبِ نصاب ہونے کی صورت میں اس رقم کو پہلے والے نصاب میں شامل کر دیا جائے گا اور جب 25 شعبان کو پہلے والے نصاب پر سال پورا ہو گا، تو فصل کی اس رقم پر بھی زکوۃ فرض ہو جائے گی، کیونکہ اصول یہ ہے کہ دورانِ سال حاصل ہونے والے مالِ زکوۃ کو پہلے سے موجود اس کے ہم جنس مالِ نصاب میں شامل کر دیا جاتا ہے، نئے مال پر جداگانہ سال گزرنا ضروری نہیں ہوتا، اگرچہ دونوں کے حاصل ہونے کے اسباب مختلف ہوں، لہذا 25 شعبان کو جب آپ مالِ تجارت کی زکوۃ ادا کریں گے، تو اس کے ساتھ گندم والی رقم کی زکوۃ بھی ادا کرنی ہو گی۔

عشر کی ادائیگی کے بعد فصل بیچنے پر ملنے والی رقم مالِ زکوۃ ہے، لہذا اسے سابقہ نصاب میں شامل کیا جائے گا۔ چنانچہ فتاوی عالمگیری میں ہے:" واما ثمن الطعام المعشور وثمن العبد الذی ادی صدقۃ فطرہ، فانہ یضم اجماعاً" ترجمہ: جس کھانے کا عشر ادا کر دیا ہو یا جس غلام کا صدقہ فطر ادا کر دیا ہو، ان کا ثمن بالاجماع پہلے سے موجود مال کے ساتھ ملا دیا جائے گا۔"

(فتاوی عالمگیری، کتاب الزکاۃ، جلد1، صفحہ 193 مطبوعہ کراچی)

فتاوی نوریہ میں ہے:" پیداوار کا بیسواں حصہ ادا کرنے کے بعد اگر جنس کو محفوظ رکھا جائے کہ مہنگائی کے وقت فروخت سے فائدہ حاصل کیا جائے، تو سال گزرنے پر اس پر زکوۃ لازم نہیں ہوتی ہے۔ **ہاں! اگر فروخت کر دے، تو اس کی رقم مالِ تجارت کے ساتھ**

شامل ہو جاتی ہے اور جب مالِ تجارت کا سال پورا ہو جائے، تو اس مال کی زکوۃ کے ساتھ اس رقم پر (جو پیداوار کی فروخت سے حاصل ہوئی) بھی زکوۃ فرض ہو جاتی ہے، اگرچہ اس رقم کا سال پورا نہ ہوا ہو۔"

(فتاوی نوریہ، جلد2، صفحہ153، مطبوعہ دار العلوم حنفیہ فریدیہ، بصیر پور)

دورانِ سال حاصل ہونے والے مالِ زکوۃ کے متعلق بدائع الصنائع میں ہے: "المستفاد في الحول۔۔۔ ان كان من جنسه، فاما ان كان متفرعا من الاصل او حاصلا بسببه كالولد والربح واما لم يكن متفرعا من الاصل ولا حاصلا بسببه كالمشتري والموروث والموهوب والموصى به، فان كان متفرعا من الاصل او حاصلا بسببه يضم الى الاصل ويزكى بحول الاصل بالاجماع وان لم يكن متفرعا من الاصل ولا حاصلا بسببه، فانه يضم الى الاصل عندنا" ترجمہ: دورانِ سال حاصل ہونے والا مال اگر (پہلے سے موجود) نصاب کی جنس سے ہو، تو (دو صورتیں ہیں) یا تو اصل مال سے متفرع ہو گا یا اسی کے سبب سے حاصل ہوا ہو گا، جیسے (سائمہ جانوروں کے) بچے اور (مالِ تجارت کا) نفع، یا پھر اصل مال سے متفرع نہیں ہو گا اور نہ ہی اس کے سبب حاصل ہوا ہو گا، جیسے شراء، وراثت، ہبہ یا وصیت کے طور پہ حاصل ہونے والی کوئی چیز، پہلی صورت میں تو مالِ مستفاد اصل (سابقہ مالِ نصاب) میں ہی شامل ہو گا اور اصل مال کا سال پورا ہونے پر بالاجماع اس کی زکوۃ بھی ادا کی جائے گی اور دوسری صورت میں بھی ہم احناف کے نزدیک اسے اصل مال میں ہی شامل کریں گے۔"

(بدائع الصنائع، کتاب الزکاۃ، فصل شرائط فرضیۃ الزکاۃ، جلد2، صفحہ96، مطبوعہ کوئٹہ)

فتاوی رضویہ شریف میں ہے: "پھر جو شخص مالکِ نصاب ہے اور ہنوز حولانِ حول نہ ہوا کہ سال کے اندر ہی کچھ اور مال اسی نصاب کی جنس سے خواہ بذریعہ ہبہ یا میراث یا شراء یا وصیت یا کسی طرح اس کی ملک میں آیا، تو وہ مال بھی اصل نصاب میں شامل کر کے اصل پر سال گزرنا اس سب پر حولانِ حول قرار پائے گا۔" (فتاوی رضویہ، جلد10، صفحہ86، رضا فاؤنڈیشن، لاہور)

سابقہ نصاب کے ساتھ ملانے کے معاملے میں سونا چاندی، روپیہ پیسہ اور مالِ تجارت ایک ہی جنس سے ہیں۔ چنانچہ فتاوی رضویہ میں ہی ہے: "یہاں سونا چاندی تو مطلقاً ایک ہی جنس ہیں خواہ ان کی کوئی چیز ہو اور مالِ تجارت بھی انہی کی جنس سے گنا جائے گا، اگرچہ کسی قسم کا ہو کہ آخر اس پر زکوۃ یوں ہی آتی ہے کہ اس کی قیمت سونے یا چاندی سے لگا کر انہیں کی نصاب دیکھی جاتی ہے، تو یہ سب مال زر و سیم ہی کی جنس سے ہیں اور وسطِ سال میں حاصل ہوئے تو ذہب و فضہ کے ساتھ شامل کر دئے جائیں گے۔"

(فتاوی رضویہ، جلد10، صفحہ86، رضا فاؤنڈیشن، لاہور)

و اللہ اعلم عزوجل **و رسولہ اعلم** صلی اللہ تعالیٰ علیہ و آلہ وسلم

کتبــــــــہ

مفتی محمد قاسم عطاری

03 شعبان المعظم 1442ھ 18 مارچ 2021ء

دار الافتاء اہلسنت darulifta@dawateislami.net

نوٹ: دار الافتاء اہلسنت کی جانب سے وائرل ہونے والے کسی بھی فتوے کی تصدیق دار الافتاء اہلسنت کے آفیشل پیج /daruliftaahlesunnat اور ویب سائٹ www.daruliftaahlesunnat.net کے ذریعے کی جاسکتی ہے